اصول الشاشی

فی اصول الفقہ

اردو

اصول فقہ کی مشہور کتاب اصول الشاشی کا مستند اردو ترجمہ



تصنیف

حضرت علامہ نظام الدین شاشی

رحمۃ اللہ علیہ



ترجمہ

جناب مولانا محمد مشتاق احمد انبیٹھوی

مکتبۃ العلم

اردو بازار، لاہور

(042) 37211788

نہ قتل کرو اس میں ہر فرد کی نسبتِ احتمال ہے کہ خاص کے ماتحت داخل رہے اور مخصوص معلوم کی مثال یہ ہے کہ پہلے ایک آیت میں فرمایا: ﴿فاقتلوا المشركين حيث و جدتموهم﴾ یعنی ''قتل کرو مشرکین کو جہاں پاؤ'' پھر دوسری آیت میں مستامنین کو خاص کر دیا اور فرمایا: ﴿وان احد من المشركين استجارك فاجره﴾ یعنی: ''اگر کوئی مشرکین میں سے تم سے پناہ مانگے' اس کو پناہ دو'' اس میں مخصوص معلوم میں علت عدم حرب جو موجود ہے وہ جن افراد میں پائی جائے گی اس خصوص میں داخل ہوں گے' جیسے شیخ فانی وغیرہ ہے۔

فصل: مطلق اور مقید کے بیان میں

(مترجم) مطلق وہ ہے جو ذات پر دلالت کرے' صفات سے تعلق نہ ہو۔ مقید وہ ہے جو ذات پر مع صفت دلالت کرے۔

ہمارے اصحاب یعنی علماء حنفیہ کے نزدیک جب کتاب اللہ میں مطلق پایا جائے گا اور اس پر عمل ممکن ہوگا تو اس کو خبر واحد یا قیاس سے مقید کرنا جائز نہیں ہوگا۔ مثلاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فاغسلوا وجوهكم﴾ یعنی وضو میں اپنے چہروں کو دھو۔ یہاں مامور بہ مطلق غسل ہے۔ پس اس مطلق کو نیت اور ترتیب اور موالات (پے در پے ہونا) اور بسم اللہ پڑھنے سے بوجہ خبر آحاد کے مقید نہیں کریں گے۔ مقید کرنے میں زیادۃ علیٰ کتاب اللہ خبر واحد سے لازم آتی ہے۔ ہاں حدیث پر بھی عمل کیا جائے گا اس طرح کہ کتاب اللہ کا حکم نہ بدلے۔ پس کہا جائے متعلق غسل بحکم کتاب اللہ فرض ہے اور نیت حدیث کے حکم کے سبب مسنون ہے۔

دوسری مثال' فرمایا اللہ کریم نے: ﴿الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة﴾ ''زانیہ عورت اور زانی مرد کو سو درّہ لگاؤ'' اس آیت میں حد زنا غیر محصن کے واسطے سو درّہ ہیں۔ پس اس بوجہ حدیث آحاد کے اور سزا یعنی ایک سال تک جلا وطن کرنے کی سزا نہیں بڑھائیں گے۔ وہ حدیث آحاد یہ ہے: البكر

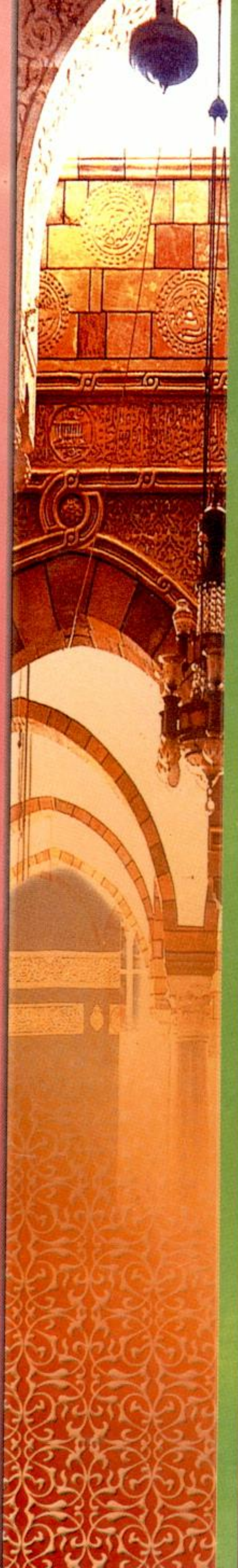
عنوانات، فہرست، تسہیل،
کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ

اجمل الحواشی
علیٰ
اصول الشاشی

تالیف
حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی
استاذ دار العلوم (وقف) دیوبند

تسہیل و عنوانات
مولانا محمد شفیق صاحب
فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دار الاشاعت کراچی



اضافہ عنوانات، فہرست، تسہیل، کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ پہلی بار

اجمل الحواشی

علیٰ

اصول الشاشی

تالیف

حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی

استاذ دارالعلوم (وقف) دیوبند

تسہیل وعنوانات

مولانا محمد شفیق صاحب

فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

کو حکم قتل سے خاص کرنے کے لئے فرمایا ہے وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ' (اگر مشرکین میں سے کوئی تجھ سے امن طلب کرے تو، تو اس کو امن دے دے۔) الحاصل مخصص یعنی دلیل خصوص قطعی نے افراد عام سے جن افراد کو خاص کیا ہے وہ افراد مجہول ہوں گے یا معلوم ہوں گے۔ اگر مخصوص مجہول ہے تو افراد عام میں سے ہر فرد معین میں یہ بھی احتمال ہوگا کہ وہ فرد خاص نہ کیا گیا ہو بلکہ حکم عام کے تحت باقی ہو اور یہ بھی احتمال ہوگا کہ اس کو خاص کرلیا گیا ہو اور وہ حکم عام کے تحت باقی نہ ہو اور جب ایسا ہے تو اس فرد معین کے حق میں دخول اور خروج یعنی حکم عام کے تحت باقی رہنے اور حکم عام سے خارج ہونے کی دونوں طرفین برابر ہوگئیں اس کے بعد جب کوئی دلیل شرعی خواہ وہ ظنی ہی کیوں نہ ہو اس احتمال پر قائم ہوگئی کہ وہ فرد معین دلیل خصوصی کے تحت داخل ہے۔ اور افراد مخصوصہ میں سے ہے تو اس کی جانب تخصیص کو ترجیح دی جائے گی اور یہ کہا جائے گا کہ یہ فرد معین جس کی تخصیص پر دلیل شرعی موجود ہے حکم عام سے خارج ہے اور ایک جانب کو دوسری جانب پر ترجیح دینے کے لئے چونکہ دلیل ظنی کافی ہوتی ہے اس لئے یہاں بھی جانب تخصیص کو عدم تخصیص کی جانب پر ترجیح دینے کے لئے دلیل ظنی یعنی خبر واحد اور قیاس کافی ہوں گے اور جب ایسا ہے تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ دلیل قطعی کے ذریعہ تخصیص کرنے کے بعد دلیل ظنی یعنی خبر واحد اور قیاس کے ذریعہ بھی تخصیص کرنا جائز ہے اور اگر مخصوص معلوم ہے، یعنی مخصص اور دلیل خصوص نے عام کے افراد میں سے بعض معلوم افراد کو خارج کیا ہے تو اس میں یہ احتمال ہے کہ وہ بعض معلوم افراد جن کو حکم عام سے خارج کیا گیا ہے ایسی علت کی وجہ سے معلول ہوں جو علت اس فرد معین میں موجود ہے، پس اس فرد معین کے علاوہ جس جس فرد میں بھی اس علت کے موجود ہونے پر دلیل شرعی قائم ہوگی اگرچہ وہ دلیل شرعی ظنی ہی کیوں نہ ہو اس فرد میں تخصیص کی جہت عدم تخصیص کی جہت پر راجح ہوگی، یعنی جس جس فرد میں بھی اس علت کے موجود ہونے پر دلیل شرعی پائی جائے گی ان تمام افراد کو حکم عام سے خاص کرلیا جائے گا، یعنی وہ تمام افراد حکم عام سے خارج ہوں گے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ایک جانب کو دوسری جانب پر ترجیح دینے کے لئے دلیل ظنی کافی ہوتی ہے لہٰذا یہاں بھی وجود علت کی وجہ سے جانب تخصیص کو عدم تخصیص کی جانب پر ترجیح دینے کے لئے دلیل ظنی یعنی خبر واحد اور قیاس کافی ہوں گے اور جب ایسا ہے تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ دلیل قطعی کے ذریعہ تخصیص کرنے کے بعد دلیل ظنی یعنی خبر واحد اور قیاس کے ذریعہ بھی تخصیص کرنا جائز ہے۔ آخر میں مصنفؒ نے فرمایا ہے کہ تخصیص کے بعد عام کے تحت جو افراد باقی رہیں گے ان پر عمل کرنا واجب ہوگا مگر باقی افراد میں تخصیص کا احتمال بدستور باقی رہے گا۔ چنانچہ دلیل خصوص کے ذریعہ جو افراد حکم عام سے خارج ہوتے رہیں گے ان افراد پر عمل کرنا ترک ہوتا رہے گا اور جو افراد عام کے تحت باقی رہیں گے ان پر عمل کرنا واجب رہے گا۔

مطلق اور مقید کی بحث

فَصْلٌ فِی الْمُطْلَقِ وَالْمُقَیَّدِ ذَھَبَ اَصْحَابُنَا اِلٰی اَنَّ الْمُطْلَقَ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِذَا اَمْکَنَ الْعَمَلُ بِاِطْلَاقِہٖ فَالزِّیَادَۃُ عَلَیْہِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَالْقِیَاسِ لَا یَجُوْزُ مِثَالُہٗ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ فَالْمَامُوْرُ بِہٖ ھُوَ الْغَسْلُ عَلَی الْاِطْلَاقِ فَلَا یُزَادُ عَلَیْہِ شَرْطُ النِّیَّۃِ وَالتَّرْتِیْبِ وَالْمُوَالَاۃِ وَالتَّسْمِیَۃِ بِالْخَبَرِ وَلٰکِنْ یُعْمَلُ بِالْخَبَرِ عَلٰی وَجْہٍ لَا یَتَغَیَّرُ بِہٖ حُکْمُ الْکِتَابِ فَیُقَالُ الْغَسْلُ الْمُطْلَقُ فَرْضٌ بِحُکْمِ الْکِتَابِ وَالنِّیَّۃُ سُنَّۃٌ بِحُکْمِ الْخَبَرِ۔

ترجمہ:............ (یہ) فصل مطلق اور مقید (کے بیان) میں ہے، ہمارے علماء احناف کا مذہب یہ ہے کہ مطلق کتاب اللہ جب اس

کے اطلاق پر عمل کرنا ممکن ہوتو اس پر خبر واحد اور قیاس کے ذریعہ زیادتی کرنا جائز نہیں ہوگا، اس کی مثال باری تعالیٰ کے قول "فاغسلوا وجوھکم" میں ہے پس مامور بہ مطلق غسل ہے لہٰذا اس پر خبر کے ذریعہ نیت، ترتیب، موالات تسمیہ کے شرط ہونے کے زیادتی نہیں کی جائے گی لیکن خبر پر اس طور پر عمل کیا جائے گا کہ اس سے حکم کتاب اللہ متغیر نہ ہو چنانچہ کہا جائے گا کہ مطلق غسل حکم کتاب کی وجہ سے فرض ہے اور نیت حکم خبر کی وجہ سے سنت ہے۔

تشریح:.........مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اس فصل میں مطلق اور مقید کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ دونوں بھی کتاب اللہ کے اقسام میں سے ہیں اس طور پر کہ یہ دونوں خاص کے اقسام میں سے ہیں اور خاص کتاب اللہ کے اقسام میں سے ہے لہٰذا یہ دونوں کتاب اللہ کے اقسام میں سے ہیں، مطلق وہ لفظ کہلاتا ہے جو صرف ذات پر دلالت کرتا ہو اور ذات کے ساتھ کوئی وصف ملحوظ نہ ہو۔ اور مقید وہ لفظ کہلاتا ہے جو ذات پر دلالت کرتا ہو اور اس کے ساتھ کوئی وصف بھی ملحوظ ہو۔

مطلق کتاب اللہ پر جب تک عمل کرنا ممکن ہو خبر واحد اور قیاس سے زیادتی جائز نہیں:...... مصنفؒ نے فرمایا ہے کہ ہمارے علماء احناف کا مذہب یہ ہے کہ جب تک مطلق کتاب اللہ پر عمل کرنا ممکن ہوگا اس وقت تک خبر واحد یا قیاس کے ذریعہ اس پر زیادتی کرنا جائز نہ ہوگا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مطلق پر زیادتی کرنا اور اس کو مقید کرنا اس کے وصف اطلاق کو منسوخ کرنا ہے اور یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ کتاب اللہ قطعی ہے اور خبر واحد اور قیاس ظنی ہیں، اور ظنی کے ذریعہ قطعی کو منسوخ کرنا جائز نہیں ہے لہٰذا خبر واحد اور قیاس کے ذریعے نہ اصل کتاب اللہ کو منسوخ کرنا جائز ہوگا اور نہ اس کے کسی وصف کو منسوخ کرنا جائز ہوگا۔ اور ظنی کے ذریعہ قطعی کو منسوخ کرنا اس لئے ناجائز ہے کہ ناسخ کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ قوت میں منسوخ کے برابر ہو یا منسوخ سے اعلیٰ ہو۔ اور ظنی قوت میں نہ قطعی کے برابر ہوتا ہے اور نہ اس سے اعلیٰ ہوتا ہے بلکہ اس سے کمتر ہوتا ہے اس لئے ظنی، قطعی کے لئے ناسخ نہ ہوگا۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ مطلق کتاب اللہ کی مثال آیت وضو میں لفظ غسل ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ احناف کے نزدیک وضو میں اعضاء ثلثہ کا مطلق غسل فرض ہے اور سر کا مطلق مسح فرض ہے نہ ولاء کی شرط ہے نہ نیت کی اور نہ ترتیب فرض ہے نہ تسمیہ فرض ہے۔ اس کے برخلاف حضرت امام مالکؒ وضو میں ولاء کو شرط قرار دیتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ولاء پر مداومت اور مواظبت فرمائی ہے اور یہ اس کے شرط ہونے کی علامت ہے، ولاء کہتے ہیں اعضاء وضو کو پے در پے اس طور پر دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے، اصحاب ظواہر کہتے ہیں کہ وضو شروع کرتے وقت تسمیہ پڑھنا فرض ہے اور دلیل میں حدیث **"لا وضوء لمن لم یسم"** (بغیر تسمیہ کے وضو نہیں ہوگا) کو پیش کرتے ہیں۔ حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک وضو میں ترتیب اور نیت فرض ہے چنانچہ وہ ترتیب کے فرض ہونے پر اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں **"لا یقبل اللہ صلوٰۃ امرأ حتی یضع الطھور فی مواضعہ فیغسل وجھہ' ثم یدیہ"** یعنی اللہ تعالیٰ کسی آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتے یہاں تک کہ وہ وضو کو اپنے مواقع میں نہ رکھ لے پس اپنا چہرہ دھوئے پھر اپنا ہاتھ دھوئے الخ۔ اس جگہ لفظ ثم ترتیب پر دلالت کرتا ہے۔ حضرت امام شافعیؒ نیت کے فرض ہونے پر حدیث **"انما الاعمال بالنیات"** سے استدلال کرتے ہیں اس طور پر کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال کی صحت نیتوں پر موقوف ہے اور وضو بھی ایک عمل ہے لہٰذا وضو کی صحت بھی نیت پر موقوف ہوگی اور جب وضو کی صحت نیت پر موقوف ہے تو وضو میں نیت کا فرض ہونا ثابت ہوگیا۔ احنافؒ کی دلیل یہ ہے کہ آیت وضو میں باری تعالیٰ نے دو چیزوں کا حکم فرمایا ہے ایک غسل کا دوسرے مسح کا، اور یہ دونوں خاص ہیں اور مطلق ہیں، خاص تو اس لئے ہیں کہ ان کے معنی معلوم ہیں کیونکہ غسل کے معنی پانی بہانے کے ہیں اور مسح کے معنی تر ہاتھ پھیرنے کے ہیں۔ اور مطلق اس لئے ہیں کہ ان کو ولاء، ترتیب، نیت اور تسمیہ وغیرہ کی قید کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا ہے، یعنی ان میں اس طرح کا کوئی وصف ملحوظ نہیں ہے پس آیت



باسمه سبحانه وتعالیٰ

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّہْهُ فِی الدِّین (بخاری ومسلم)

اجود الحواشی

اردو شرح

اصول الشاشیؒ

اعرابِ عبارت وترجمہ، اصولِ فقہ کے مسائل کا خلاصہ تجزیہ عبارت کے عنوان سے
تشریح عبارت کے تحت ائمہ کرامؒ کے اختلافی مسائل مع ادلّہ، فوائدِ نافعہ واعتراضات وجوابات

تالیف

حضرت مولانا محمد اصغر علی صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ اسلامیہ عربیہ

مدنی ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مَنۡ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیۡرًا یُّفَقِّھۡہُ فِی الدِّیۡنِ (بخاری ومسلم)

اجود الحواشی

اُردو شرح

اُصول الشّاشی

اعرابِ عبارت وترجمہ، اصولِ فقہ کے مسائل کا خلاصہ تجزیہ عبارت کے عنوان سے تشریح عبارت کے تحت ائمہ کرامؒ کے اختلافی مسائل مع ادلّہ، فوائدِ نافعہ واعتراضات وجوابات

تالیف

حضرت مولانا محمد اصغر علی صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ اسلامیہ عربیہ

مدنی ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان

سے بعض معلوم افراد کو نکالا ہو تو ممکن ہے کہ وہ معلوم افراد معلول ہوں کسی خاص علت سے، چنانچہ اگر وہ علت دوسرے افراد میں بھی پائی جائے تو اس کی تخصیص بھی صحیح ہوگی اور جس فرد میں بھی اس علت کے موجود ہونے پر دلیل شرعی پائی جائے گی اس فرد معین کے علاوہ میں، تو اس کی جانب تخصیص راجح ہوگی اور تخصیص کے بعد عام کے تحت جو افراد باقی رہیں گے ان پر عمل کرنا واجب ہوگا، مگر عام کے باقی افراد میں تخصیص کا احتمال بدستور باقی رہے گا، اور جو افراد عام کے تحت باقی ہیں ان میں بھی احتمال تخصیص ہوگا لہٰذا عام اپنے باقی افراد کے حق میں ظنی ہوگا لہٰذا اس کی تخصیص خبر واحد اور قیاس سے صحیح ہوگی جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم" جہاں بھی تم مشرکوں کو پاؤ پس تم ان کو قتل کر ڈالو، اس سے اللہ تعالیٰ نے امان چاہنے والوں کو خاص کر لیا چنانچہ فرمایا "وان احد من المشركين استجارك فاجره" مگر جن سے تمہارا عہد ہو جائے اور تمہاری ذمہ داری میں داخل ہو جائے اس کو قتل مت کرو، تو "فاقتلوا المشركين" عام سے افراد معینہ اہل ذمہ کو خاص کر لیا ہم نے اس کی علت تلاش کی تو معلوم ہوا کہ علت مسلمانوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ کرنا ہے لہٰذا یہی علت مشرکین کی عورت، بچے، اپاہج اور بوڑھے میں بھی پائی جاتی ہے لہٰذا ان کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا، ہاں اگر بوڑھا جنگ کی تدبیر بتاتا ہو یا عورت جنگ کی کمان کر رہی ہو تو اس کو بھی قتل کیا جائے گا کیونکہ ان میں عدم قتل کی علت موجود نہیں ہے۔

فَصْلٌ فِى الْمُطْلَقِ وَ الْمُقَيَّدِ ذَهَبَ اَصْحَابُنَا اِلَى اَنَّ الْمُطْلَقَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا اَمْكَنَ الْعَمَلُ بِاِطْلَاقِهٖ فَالزِّيَادَةُ عَلَيْهِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَالْقِيَاسِ لَا يَجُوْزُ مِثَالُهٗ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ" فَالْمَامُوْرُ بِهٖ هُوَ الْغَسْلُ عَلَى الْاِطْلَاقِ فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِ شَرْطُ النِّيَّةِ وَالتَّرْتِيْبِ وَالْمُوَالَاةِ وَالتَّسْمِيَةِ بِالْخَبَرِ وَلٰكِنْ يُعْمَلُ بِالْخَبَرِ عَلٰى وَجْهٍ لَا يَتَغَيَّرُ بِهٖ حُكْمُ الْكِتَابِ فَيُقَالُ الْغَسْلُ الْمُطْلَقُ فَرْضٌ بِحُكْمِ الْكِتَابِ وَالنِّيَّةُ سُنَّةٌ بِحُكْمِ الْخَبَرِ وَكَذٰلِكَ قُلْنَا فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ" اِنَّ الْكِتَابَ جَعَلَ جَلْدَ الْمِائَةِ حَدًّا لِلزِّنَا فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِ التَّغْرِيْبُ حَدًّا لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ "اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ" بَلْ يُعْمَلُ بِالْخَبَرِ عَلٰى وَجْهٍ لَا يَتَغَيَّرُ بِهٖ حُكْمُ الْكِتَابِ فَيَكُوْنُ الْجَلْدُ حَدًّا شَرْعِيًّا بِحُكْمِ الْكِتَابِ وَالتَّغْرِيْبُ مَشْرُوْعًا سِيَاسَةً بِحُكْمِ الْخَبَرِ

ترجمہ: فصل ہے مطلق اور مقید کے بیان میں ہمارے علماء احناف اس طرف گئے ہیں کہ قرآن کے لفظ مطلق کے اطلاق کے ساتھ جب عمل کرنا ممکن ہو تو خبر واحد اور قیاس کے ذریعہ اس پر زیادتی کرنا جائز نہیں ہوگا اس کی مثال اللہ تعالیٰ کے قول میں "فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ" ہے پس مامور بہ مطلق غسل ہے لہٰذا اس پر حدیث کے ذریعہ نیت، ترتیب، موالات اور تسمیہ کی شرط ہونے کی زیادتی نہیں کی جائے گی لیکن حدیث پر اس طریقہ سے عمل کیا جائے گا کہ اس سے کتاب اللہ کا حکم متغیر نہ ہو پس کہا جائے گا کہ مطلق وضو کے اعضاء کا دھونا فرض ہے کتاب اللہ کا حکم ہونے کی وجہ سے اور نیت سنت ہے حدیث کا حکم ہونے کی وجہ سے۔

اور اسی طرح ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول "اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ" میں کتاب اللہ نے

ہے جو حکمتوں سے بھرا ہوا وہ خزانہ ہاتھ میں آگیا
وہ رفیقِ درس ملا مجھے سبھی ہمسروں پہ جو چھا گیا

محقّق ومدلّل

نُجُومُ الحَواشِی

شرح اُردو

اُصُولُ الشّاشِی

تالیف
حسین احمد ہردواری مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار۔ لاہور

ہے جو حکمتوں سے بھرا ہوا وہ خزانہ ہاتھ میں آگیا
وہ رفیقِ درس بلا مجھے سبھی ہمسروں پہ جو چھا گیا

محقّق ومدلّل

نجوم الحواشی

شرح اردو

اصول الشاشی

حسب ہدایت
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدنی
استاذ حدیث وناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند

تالیف
حسین احمد ہردواری
مدرس دار العلوم دیوبند

ناشر
مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور

برخلاف لفظ قوم کے کہ وہ اسم جمع ہے لہٰذا جب قوم اور مَن و ما میں فرق ہو گیا تو اب اعتراض مذکور واقع نہ ہوگا۔

فائدہ: فنادتہ الملائکۃ میں الملائکۃ سے صرف حضرت جبرئیل مراد ہیں اور یہ مجاز ہے یعنی جمع بول کر واحد مراد لینا مجاز ہے نہ کہ تخصیص، دیکھئے مشکل ترکیبوں کا حل۔

الترکیب: العام الذی الخ مبتداء ہے اور فحکمه انه الخ خبر مع الاحتمال الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے ای مع احتمال التخصیص یجوز تخصیصُه ای تخصیص الفرد الباقي وبعد ذلك ای بعد ذلك التخصیص فیجب العمل به ای بالعام الذی خص عنه البعض ہے به ای بالثلث وانما جاز ذلك ای تخصیص العام۔ **اللغة**: خُصَّ باب نصر سے ماضی مجہول مصدر خصًّا وخصوصاً ہے المخصَّص باب تفعیل سے صیغہ اسم فاعل استویٰ باب افتعال سے ماضی ترجَّحَ باب تفعّل سے ماضی واحد مذکر غائب۔

فَصلٌ فِي الْمُطْلَقِ وَالْمُقَيَّدِ ذَهَبَ اَصْحَابُنَا اِلٰى اَنَّ الْمُطْلَقَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا اَمْكَنَ الْعَمَلُ بِاِطْلَاقِهٖ فَالزِّيَادَةُ عَلَيْهِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَالْقِيَاسِ لَا يَجُوْزُ مِثَالُه فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ فَالْمَاْمُوْرُ بِهٖ هُوَ الْغَسْلُ عَلَى الْاِطْلَاقِ فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِ شَرْطُ النِّيَّةِ وَالتَّرْتِيْبِ وَالْمُوَالَاةِ وَالتَّسْمِيَةِ بِالْخَبَرِ وَلٰكِنْ يُعْمَلُ بِالْخَبَرِ عَلٰى وَجْهٍ لَا يَتَغَيَّرُ بِهٖ حُكْمُ الْكِتَابِ فَيُقَالُ الْغَسْلُ الْمُطْلَقُ فَرْضٌ بِحُكْمِ الْكِتَابِ وَالنِّيَّةُ سُنَّةٌ بِحُكْمِ الْخَبَرِ.

ترجمہ

یہ فصل مطلق اور مقید کے بیان میں ہے ہمارے اصحاب (احناف) اس جانب گئے ہیں (یعنی ان کا مسلک یہ ہے) کہ کتاب اللہ کا مطلق جب اس کے اطلاق پر عمل کرنا ممکن ہو تو اس پر (کتاب اللہ کے مطلق پر) خبر واحد اور قیاس کے ذریعہ زیادتی جائز نہ ہوگی اس کی مثال اللہ تعالیٰ کے قول فاغسلوا وجوهكم میں ہے پس مامور بہ مطلق غسل ہے (یعنی بلالحاظ قیودات نیت ترتیب وغیرہ) لہٰذا اس پر خبر واحد کے ذریعہ نیت اور ترتیب اور موالات اور تسمیہ کی شرط کو زیادہ نہیں کیا جائے گا لیکن خبر واحد کے ساتھ اس طور پر عمل کیا جائے گا جس سے کتاب اللہ کا حکم متغیر نہ ہو چنانچہ کہا جائے گا کہ مطلق غسل کتاب اللہ کے حکم کی وجہ سے فرض ہے اور نیت حدیث کے حکم کی وجہ سے سنت ہے۔

تشریح: اس فصل میں مصنفؒ مطلق اور مقید دونوں کو بیان کر رہے ہیں اور دونوں کو ایک فصل میں جمع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تقیید اِطلاق کو عارض آتی ہے لہٰذا ان دونوں کے درمیان تقابل ہے اور دو چیزوں میں تقابل ہونا بھی ایک مناسبت اور علاقہ ہے۔

مطلق و مقید کی تعریف: مطلق وہ لفظ ہے جو ذات پر بالالحاظ اوصاف دلالت کرے یعنی اس کے ساتھ صفت، شرط، زمان اور عدد کا اقتران نہ ہو (تسہیل الاصول) اور مقید وہ لفظ ہے جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے جیسے شعر:

او باغباں کے لڑکے کب سے ہوا ہے باغی
ایک سیب ہم نے مانگا کچا دیا نہ داغی

صفوة الحواشي

شرح

اصول الشاشی

تالیف

حضرت مولانا عبد الغفار صاحب

استاذ الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ الفریدیۃ ای سیون اسلام آباد

ناشر: مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

صفوۃ الحواشی

شرح

اصول الشاشی

تالیف

حضرت مولانا عبد الغفار صاحب

استاذ الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ الفریدیۃ

ای سیون ــــــ اسلام آباد

ناشر: مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

فون: 14-2654813 - 2653178 -051

فی قوله تعالیٰ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ فالمامور به الغسلُ علی الاطلاق فلایزاد علیه شرط النیة و الترتیب و الموالاة و التسمیة بالخبر و لکن یعمل بالخبر علی وجهٍ لایتغیّر به حکم الکتاب فیقال الغسل المطلق فرض بحکم الکتاب و النیة سنة بحکم الخبر.

ترجمہ:...... یہ فصل مطلق اور مقید کے بیان میں ہے۔ ہمارے علمائے حنفیہ اس اصل کی طرف گئے ہیں کہ کتاب اللہ کا جو مطلق ہے جب اس کے اطلاق پر عمل کرنا ممکن ہو تو اس مطلق پر زیادتی کرنا خبر واحد یا قیاس کے ساتھ جائز نہیں ہوگا۔ اس کی مثال باری تعالیٰ کے فرمان " فاغسلوا وجوھکم " میں ہے پس جس چیز کا حکم دیا گیا ہے وہ دھونا ہے مطلق طور پر۔ پس اس دھونے پر زیادہ نہیں کیا جائے گا نیت، ترتیب، موالات اور تسمیہ کی شرط کو خبر واحد کی وجہ سے۔ لیکن خبر واحد پر اس طریقے سے عمل کیا جائے گا کہ اس طریقے سے کتاب اللہ کا حکم تبدیل نہ ہوتا ہو۔ پس کہا جائے گا کہ مطلق دھونا فرض ہے کتاب اللہ کے حکم کی وجہ سے اور نیت شرط ہے خبر واحد کے حکم کی وجہ سے۔

تشریح:۔ اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ نے مطلق اور مقید کو بیان کیا ہے۔ مطلق اور مقید بھی خاص ہی کی قسمیں ہیں، لیکن چونکہ ان کے احکام کثیر تھے اور ابحاث مستقل تھیں اس لئے مصنف رحمہ اللہ نے انہیں الگ فصل میں ذکر کیا ہے۔

جب یہ دونوں خاص کی قسمیں ہیں تو احناف کے ہاں جس طرح خاص پر عمل کرنا قطعی اور یقینی طور پر واجب ہے، اسی طرح کتاب اللہ کے مطلق اور مقید کے احکام پر عمل کرنا قطعی اور یقینی طور پر واجب ہوگا، مطلق اور مقید کے احکام جاننے سے پہلے ان کی تعریف کا جاننا ضروری ہے۔ تو سنئے

مطلق کی تعریف:۔ "ما یدلّ علی نفس الذات دون صفاتها" مطلق اس لفظ کو کہتے ہیں جو صرف ذات پر دلالت کرے بغیر صفات کے۔ جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے " او تحریر رقبة " رقبۃ بمعنی مملوک، غلام یا باندی یہ مطلق ہے۔ جو صرف ذات پر دلالت کرتا ہے اور اس میں مؤمنہ یا کافرہ کا کوئی لحاظ نہیں۔